The English version is below

ہالووین کی شیطانی اصل

ہالووین کی ابتدا ایک مذہبی تہوار کے طور پر ہوئی جو قدیم یورپی عقائد میں موت کے دیوتا "سامہین" کے لیے مخصوص تھا۔ مختلف ذرائع کے مطابق 31 اکتوبر کو سامہین انسانوں پر حملہ کرنے اور انہیں ہراساں کرنے کے لیے روحوں کو روانہ کرتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، ان علاقوں میں جہاں یہ تہوار منایا جاتا تھا، اس دن اور رات کا رنگ مزید گہرا ہوتا گیا اور اس دن کی شناخت بھٹکتی روحوں، جنات، زومبیز، ویمپائرز، کالی بلیوں، چمگادڑوں، شیاطین اور دیگر علامات سے ہونے لگی جو ماورائی اور شیطانی دنیا سے منسوب ہیں۔ یہ دن بتدریج شیطان کے پوجاریوں کے لیے بھی اہمیت اختیار کر گیا، جن میں سے کچھ کا ماننا تھا کہ 31 اکتوبر کو شیطان کی مدد سے شادیوں، صحت کے مسائل، مالی فیصلوں وغیرہ کے متعلق پیشین گوئیاں کرائی جا سکتی ہیں۔

اللہ کی عبادت اور توحید کا تحفظ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ اسی مقصد کے تحت اسلام میں شرک کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہے، اور ایسے اعمال اور نظریات کو منع کیا گیا ہے جو کفر کا باعث بن سکتے ہیں یا کفر کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک سامہین جیسے موت کے دیوتا پر ایمان لانا، جو تخلیق میں خود مختار حیثیت سے اثر ڈال سکتا ہو، شرک اور کفر ہے اور اسی لیے حرام ہے۔

اسی طرح شیطان سے کسی مقصد کے لیے مدد مانگنا بھی شرک اور کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: **"وہ اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو، اللہ نے اس پر لعنت کی ہے"** (النساء: 116-117)۔ اسی طرح شیطان سے پیشین گوئی کے لیے مدد مانگنا بھی کفر کی شدید شکل ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں فرمایا: "جو شخص کسی کاہن، نجومی یا جادوگر کی بات کو سچ مانے، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کا انکار کیا۔" اور اس وقت تو یہ کفر مزید بڑھ جاتا ہے جب شیطان کو مستقبل کے بارے میں معلومات دینے والا مانا جائے۔

ہالووین کی روایات اور علامات میں شیطان کا کردار "جیک او لانٹرن" کی روایت میں بھی ملتا ہے۔ "جیک او لانٹرن" میں جلتی ہوئی موم بتی ایک آئرش شخص "جیک" کی نمائندگی کرتی ہے، جو جنت اور جہنم کے درمیان محبوس ہے۔ اس موم بتی کا آغاز شیطان

کے پھینکے ہوئے ایک جلتے کوئلے سے ہوا جو جیک نے لالٹین بنانے کے لیے ایک شلجم میں رکھا۔ یہ بعد میں شمالی امریکہ میں کدو کے استعمال میں تبدیل ہوگیا۔ جیک کی موت کے بعد، موم بتی کچھ لوگوں کے نزدیک جیک کی نمائندگی کرنے لگی۔ ہمارے گھروں کو اس طرح کی علامات سے سجانا اسلام میں ممنوع ہے، کیونکہ یہ مذہبی علامات کو شامل کرتا ہے جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

"جیک او لانٹرن" کی ایک اور تشریح یہ ہے کہ یہ ہالووین کی رات میں بھٹکنے والی بُری روحوں کو دور رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ بھی مسلمانوں کے لیے شرک ہے، کیونکہ اس میں ایسی طاقتوں کو تخلیق کے لیے مخصوص کرنا شامل ہے جو صرف اللہ کے لیے ہیں۔ جیسا کہ اللہ فرماتے ہیں: **"اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اور نہیں جو اس کو دور کر سکے..."** (الانعام: 17)۔

یہ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ ایسی مذہبی تقریب جس میں مختلف درجات کی شرک اور شیطانی اثرات موجود ہوں، اسلام میں واضح طور پر ممنوع ہے۔ لہذا، ان لوگوں پر لازم ہے جو ہالووین میں مسلمانوں کی شرکت کی وکالت کر رہے ہیں کہ وہ اس دن اور رات کے بارے میں شواہد فراہم کریں کہ وہ شرکیہ اور شیطانی اثرات سے خالی ہیں۔

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ اثرات ابھی بھی موجود ہیں، تو ان اعمال اور ان کے ساتھ منسلک علامات پر حرام ہونے کا حکم برقرار رہے گا۔ یہ دلیل ایک قانونی اصول، استصحاب الاصل، کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ہالووین میں ایسے شرکیہ عقائد یا اعمال شامل ہیں جو اسلام کے معیار کے مطابق کفر ہیں، تو اس پر حرام کا حکم قائم رہتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہالووین ابھی بھی ان لوگوں کے لیے ایک مذہبی تہوار ہے جن کے عقائد اسلامی عقائد کے مخالف ہیں۔ وہیکا اور شیطان کے پوجاری سامہین کا جشن مناتے ہیں، جو ان کے سب سے بڑے تہواروں میں سے ایک ہے، 31 اکتوبر کو۔ جیسا کہ ایک جادوگر نے "یو ایس اے ٹوڈے" میں کہا: "عیسائی اس بات کو نہیں سمجھتے، مگر وہ ہمارے ساتھ ہمارے تہوار کو منا رہے ہیں... ہمیں یہ پسند ہے"۔ ہمارے اسلامی نقطہ نظر کے مطابق یہ اندھیرے، شر اور شرک کی علامات جیسے بھوت، عفریت، جادوگر، شیاطین، ویمپائر وغیرہ ابھی بھی اس دن کے ساتھ منسوب ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کسی عمل کے حلال یا حرام ہونے میں نیت کا اثر ہوتا ہے، تو یہ بلا دلیل ہے۔ ہمارے علماء فرماتے ہیں: **"نیک نیت حرام کو حلال نہیں بناتی۔"** اس لیے، نیک نیت، جیسا کہ یہ خواہش کہ ہمارے بچے اپنے غیر مسلم ساتھیوں کے درمیان اجنبی نہ محسوس کریں، ہماری مذہب میں ممنوع اعمال اور علامات میں شمولیت کو جواز نہیں دے سکتی۔

حرام کو عارضی طور پر صرف حقیقی ضرورت کی بنیاد پر جائز کیا جا سکتا ہے، نہ کہ کسی کی خواہشات یا نیت کی بنیاد پر۔ اس اصول کو فقہی قاعدے "الضرورات تبیح المحظورات" میں بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی کو بھوک کے باعث جان جانے کا خطرہ ہو اور صرف حرام غذا دستیاب ہو، تو زندگی بچانے کے لیے عارضی طور پر اسے کھانا جائز ہو سکتا ہے۔ تاہم، جیسے ہی یہ حقیقی ضرورت ختم ہوتی ہے، یہ اجازت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ہالووین منانا کوئی حقیقی ضرورت ہے، جو اس کو جائز قرار دینے کی بنیاد بن سکے۔ مزید برآں، کوئی اسے ضرورت (حاجت) یا اس سے بھی کم قانونی درجہ، یعنی تزئینی ضرورت (تحسینیہ) کے تحت بھی نہیں لا سکتا۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہالووین ایک امریکی رسم ہے، اور عادت ایک قانونی عنصر ہے (العادة محكمة)۔ مگر یہ اصول اس معاملے میں لاگو نہیں ہوتا، کیونکہ عادت تب ہی قانونی عنصر بنتی ہے جب وہ اسلام کے قائم کردہ احکام اور اصولوں سے متصادم نہ ہو۔ جیسا کہ ہم نے پہلے وضاحت کی ہے، ہالووین اسلام کے کئی اصولوں اور احکام سے متصادم ہے، لہٰذا اسے عادت کی بنیاد پر جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔

ایک اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ہالووین کی علامات، جیسے جنات، بھوت، جادوگر، شیاطین وغیرہ، اب مذہبی یا شرکیہ معنی نہیں رکھتی ہیں۔ مگر حقیقت میں یہ علامات آج بھی ویکن اور شیطان پرستوں کے دینی رسومات میں شامل ہیں، جس کی وجہ سے یہ علامات اور ان سے منسلک اعمال مسلمانوں کے لیے ممنوع ہیں۔

ایک اور قانونی اصول جو یہاں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ **"کفر پر رضا کفر ہے"**۔ اس قانونی سوچ میں کفر کا حکم ایک غیر مادی چیز، یعنی خوشی، سے جڑا ہوتا ہے۔ کاروبار میں طرفین کی رضا کو معاہدے میں پیشکش اور قبولیت (ایجاب و قبول) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کفر پر خوشی کا اظہار بھی ٹھوس اعمال سے ظاہر ہوتا ہے، جیسے ہالووین پر ایسے لباس پہننا جو مردہ روحوں، جادوگروں، زومبیز، جادوگرنیوں، ویمپائر یا پریوں کی نمائندگی کریں، گھر کے باہر "جیک او لالٹین" رکھنا، اکتوبر 31 کو "حلاوین" پارٹیاں کرنا، ٹرک یا ٹریٹ وغیرہ۔ یہ سب کفر پر رضا کے اظہار کی شکل سمجھی جا سکتی ہیں۔

اگر ہم یہ فرض کریں کہ ہالووین ایک بے ضرر، تجارتی تہوار ہے، تو بھی ایک بصیرت رکھنے والا عالم اس کو روکنے کی کوشش کرے گا، اس اصول کی بنیاد پر کہ **"جو چیز بظاہر جائز ہے مگر غیر قانونی انجام کی طرف لے جائے، وہ بھی ناجائز بن جاتی ہے"**۔

ہمیں اپنے بچوں سے ایمانداری سے بات کرنی ہوگی اور انہیں واضح طور پر بتانا ہوگا کہ ہم مسلمان ہیں، اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر ہمارا ایمان نہیں اور نہ ہی ہم ان کا عمل کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے مذہبی اصولوں کے منافی ہیں۔

ہمارے دین کے مرکزی اصول توحید یا اللہ کی وحدانیت ہے، اور اگر اس میں کسی قسم کی کمی آتی ہے تو دین بھی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کرنی ہوگی، خاص طور پر ان نازک حالات میں۔

نتیجہ میں، نہ ہی یہ اور نہ ہی اصل ہالووین کی پوسٹ کا مقصد یہ ہے کہ دوسروں کی آراء کو نظر انداز کیا جائے یا کسی کو بیزار کیا جائے۔ میرا مقصد محض اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو ایک بڑے خطرے سے خبردار کرنا ہے جو ہماری برادری میں سرایت کر رہا ہے۔

Halloween's Demonic Origins

Halloween began as a religious festival dedicated to Samhain, the Lord of Death

in some ancient European belief systems. Various sources relate that on October 31st Samhain would dispatch spirits to attack and harass humans. As time passed, in those parts of the world celebrating this festival, this day and its night became increasingly darker, characterized by belief in wandering ghosts, goblins, zombies, vampires, black cats, bats, demons and other symbols of the occult and underworld. The day also gradually took on significance for Devil worshippers, some of whom came to believe that October 31st was a day the Devil's help could be invoked for divinations (seeking knowledge of future events) concerning marriages, health issues, financial decisions, etc.

The first objective of the Divine Law (Maqasid al-Shari'ah) is the preservation of monotheism and the worship of Allah. Pursuant to this objective, idolatry in all of its manifestations has been forbidden in Islam, as well as actions and practices described by our scholars as constituting disbelief or those that are seen as leading to disbelief. Belief in a God of Death, Samhain, who has the power to act independently in creation, is idolatry and disbelief with Muslims, and therefore Haram, or forbidden.

Similarly, to invoke the Devil for any purpose, is also idolatry and disbelief. Allah mentions in the Qur'an, "They call on none other than the rebellious Satan, Allah has cursed him (4:116-117)." To specifically invoke Satan for purposes of divination is an even more egregious form of disbelief. Our Prophet, peace be upon him, has mentioned in this regard, "Whoever affirms the truthfulness of a sorcerer, an astrologer or a fortune-teller has rejected faith in what has been revealed to Muhammad." Again, this rejection of faith is compounded when the one allegedly informing of the future is Satan.

Satan's role in Halloween rituals and symbolism is also found in the tradition of the Jake o' lantern. The candle in the Jack o' lantern, symbolizes Irish Jack trapped in Purgatory between Heaven and Hell. The origin of the light in the Jack o' lantern, now usually represented by a candle, began as a burning coal thrown by Satan to Jack after he was turned away from the gates of Hell. Jack placed the glowing coal into a turnip, which would become a pumpkin in North America, and used it as a lamp to illuminate his path as he wandered through the earth, trapped between Heaven and Hell. After Jack's passing, for some, the candle came to represent the Jack himself. In any case, to adorn the interior or exterior of our homes with such a symbol is something forbidden in Islam, because it involves use of religious symbolism which has no relation to proper Muslim teachings.

An alternative explanation of the significance of the Jack o' lantern, that it is used to ward off the evil spirits that abound on Halloween, is also idolatrous to Muslims, as it is attributing to the creation powers that are reserved by God. Namely, the Jack o' lantern warding off evil. We affirm as one of the foundations of our creed that it is Allah, Almighty God, who is the sole source of all benefit or harm, not anyone or anything in the creation. Almighty God mentions in the Qur'an, "If Allah tests you with something you deem harmful there is no one who can relieve you from it except He… (6:17)."

I mention this to say that a religious celebration infused with various layers of idolatry and Satanic influences is clearly forbidden in Islam. To reiterate, Halloween, in its original conception, practice and symbolism is forbidden in Islam. That being the case, it

becomes incumbent on those advocating Muslim participation in the practices of Halloween to demonstrate, with evidence (Dalil), that the day and night are free of the idolatrous and Satanic influences that evolved around it.

If it can be shown that such influences continue to be present, then the ruling of those practices and the symbolism surrounding them being forbidden (Haram) stands. This line of reasoning is consistent with a legal concept known as the continuity of the original ruling (Istishab al-Asl). Again, if it can be shown that Halloween continues to involve idolatrous beliefs or practices which clearly constitute disbelief by the standards of Islam, then the original ruling of such practices being Haram or impermissible to partake in, stands.

We know that Halloween continues to be a religious holiday celebrated by those whose beliefs are antithetical to those of Muslims. Samhain, the festival which gave birth to Halloween, is currently celebrated October 31st each year by Wiccans and Satanists, and is the highest of all their holidays. A witch has been quoted in USA Today as saying, “Christians don’t realize it, but they’re celebrating our holiday with us. …We like it.” The symbols of darkness, evil and idolatry, as we Muslims understand them: ghosts, goblins, witches, demons, vampires, etc. continue to be associated with this day by those groups who celebrate it in ways consistent with its ancient origin. Hence, the original ruling concerning it, as mentioned above, stands.

As for the argument that one’s intention (niyya) is the determinant of whether Halloween is lawful or unlawful, this is a baseless. Specifically, a good intention cannot render an unlawful action, lawful. Our scholars have captured this concept in the following expression, an-niyyatu’l hasana la tubarriru al-Haram. Hence, a good intention, such as the desire that our children not feel out of place on this day among their peers who may not be Muslim, cannot justify involvement in practices and with symbolism that are forbidden in our religion.

Something unlawful can only be rendered temporarily lawful by absolute necessity and not by one’s whims or intentions. Hence, the legal maxim, “Absolute necessity renders the unlawful temporarily lawful (al-Darura tabihu’l Mahdhurat).” For example, if one is threatened with starvation and the only food available is pork, it is temporarily permissible to eat the pork, something normally forbidden, in order to sustain one’s life. Once the absolute necessity justifying the consumption of pork passes, it is no longer permissible. No one can claim that celebrating Halloween is an absolute necessity, which could, in their view, justify it being lawful. Furthermore, no one could claim that it is a need (Hajah), or beneath that, in terms of legal justification, an embellishment

(Tahsiniyya).

Some claim that Halloween is an American custom and custom is a legal consideration (al-‘Ada Muhakkamah). This maxim has no relevance here. Custom is only a legal consideration when it does not contradict or conflict with established rulings or principles of Islam. This is clearly not the case with Halloween, which conflicts with many Islamic rulings and principles, as we have shown. Therefore, one cannot claim its permissibility based on custom.

A related idea is that the symbols of Halloween, some of which we have mentioned above, and all of which have been incorporated into the costumes commonly worn on the day and night of October 31st, no longer have any religious or idolatrous significance. Contrary to this claim, as we have mentioned above, these symbols continue to be part of active religious ceremonies undertaken as part of extant Wicca and Satanist rituals. This renders those symbols and the practices and costumes associated with them off limits for Muslims.

There is another legal principle that becomes relevant here, namely, “Being pleased with disbelief is itself disbelief (Al-Rida bi’l Kufr, Kufr).” In this area of legal thinking the crux of the ruling of disbelief is something that is intangible, namely, pleasure. This intangible quality is found in the concept, “Business is predicated on mutual pleasure (Taradin) between the contracting parties.” In areas such as this, the intangible quality has to have a tangible manifestation in order for the ruling to be meaningful. In the case of business, mutual pleasure is expressed by an offer and acceptance (Ijab wa qabul). Contemporarily, this is accomplished through offering money and accepting a receipt, signing a contract, a handshake or other tangible actions largely defined by custom.

Pleasure with disbelief is likewise expressed through tangible manifestations. In the case of Halloween, such actions as wearing costumes representing skeletons (dead spirits returning to life), witches, zombies, sorcerers, vampires or fairies, placing Jack o’ lanterns on one’s doorsteps, choosing October 31st for “Halaloween” parties, trick or treating and other actions can all be interpreted as expressions of pleasure with Kufr. That being the case, even if a Muslim disagrees with Halloween or “Halaloween” being Haram, it is something he or she should avoid out of fear of involvement in practices or accepting symbolism that can be viewed as expressions of pleasure with disbelief.

Were we to accept for the sake of argument that Halloween is an innocent, commercialized holiday (which opens an entirely different can of worms) an insightful scholar would still likely find it something to be forbidden, based on the concept of

blocking lawful means to unlawful ends (Sadd al-Dhara'ia). This idea holds that if something that is lawful in and of itself will likely become a mean to something unlawful, then that otherwise lawful mean becomes unlawful.

In our society, which is becoming increasingly un-Godly, occult practices and symbolism are systematically becoming normalized as part of the socio-cultural landscape. Seemingly innocent and innocuous manifestations of Satanism and the occult are becoming recruitment tools into darker and more dangerous beliefs and practices. In my estimation, which is shared by many others, Halloween, as it is commonly practiced and understood, is one of those seemingly innocent and innocuous manifestations of the nefarious forces that are subtly leading many Muslims, as well as others, to engage in practices which would have been unthinkable a generation ago. Any door with the potential to lead to those dark spaces must be slammed shut.

Saying this is not to deny that there are many aspects of the cultural life of our society that Muslims should and actually do proudly embrace. However, in my view, Halloween must not be one of them. Furthermore, a "Halal" Halloween, or Halaloween, will not protect our children from Halloween's pervasive influence. As George Lakoff explains in his seminal book, "Don't Think of an Elephant," if you tell a person to refuse to think of an elephant, the first thing he or she will do is to think of an elephant. If everything in our schools, mass media, theaters (it is not coincidental many of our darkest horror films are centered around Halloween) stores and billboards are bombarding us, and more significantly, our children, with images and messages filled with the traditional symbols of Halloween, having our children engage in a Halal version will not stop them from thinking about the "real thing," especially when the "real thing" is so pervasive in our culture."

We need to be honest with our children and tell them unambiguously that we are Muslims and there are some things we do not believe in or practice because they are antithetical to our religious teachings. The Jehovah's Witness, Hasidic Jews, the Amish and others do so with great force and clarity. Tawhid, or upholding Divine Oneness, lies at the core of our religion. If it is compromised our religion will soon follow. We must assiduously guard our faith, especially during these perilous times.

In conclusion, neither this nor the original Halloween post are meant, as some have implied, to be dismissive of the position or opinions of others. Nor are they meant to be offensive. I am only trying to warn my Muslim brothers and sisters of a great danger that is creeping up on our community. I believe in open discussion and freedom of opinion, but I do have strong positions on many issues. That does not necessarily make me

right, nor does it make someone holding an opposing position wrong. This is how I see this particular issue, as unambiguously Haram, at many different levels, however, I respect the position of those who may see it differently. I also do not wish for anyone to take my position on the issue of Halloween as a blanket condemnation of all western holidays. Each one has to be considered on a case-by-case basis, as each is unique and distinct. May Allah guide us all to what He loves and to His good pleasure.

Imam Zaid Shakir